سوال

(320) طلاق کا لفظ بولنے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فلک شیر ولد محمد حنیف قوم کھرل سکنہ ملکہ حاجی تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ مورخہ 92-4-2 کو اپنی منکوحہ بیوی مقبول بیگم دختر عطا محمد قوم کھرل سکنہ ملکہ حاجی کو طلاق، طلاق، طلاق دے دیتا ہے اور اپنے بچے والدہ کو پرورش کے لئے دے دیتا ہے۔

عالی جاہ! اس مسئلہ کے بارے میں بتائیں کہ مسماۃ مقبول بیگم زوجہ فلک شیر کو طلاق ہوگئی یا نہیں؟ جناب سے دوخواست ہے کہ اس کا فتویٰ جاری کیا جائے (سائل: رائے منیر احمد ولد رائے عطا محمد قوم کھرل ساکن ملکہ حاجی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئلہ میں ہر ایک مکتب فکر کے نزدیک طلاق واقع ہوچکی ہے اس میں سنی، بریلوی، دیوبندی اور کسی اہل حدیث عالم دین اور مفتی کو قطعاً کوئی اختلاف نہیں کہ طلاق جب شریعت کے مطابق ہو تحریری ہو یا زبانی کلامی ہو۔ بیوی وصول کرے یا نہ کرے، تسلیم کرے یا نہ کرے طلاق بہر حال واقع ہوجاتی ہے۔

احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ قویہ معتبرہ ملاحظہ فرمائیے:

(1) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ. (1) صحیح البخاری: باب الطلاق فی الاغلال والبکرہ والبیان ج 794،793

(2) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ يتكلموا او يعملوا به (2) صحیح مسلم: باب بیان ما تجاز اللہ عن حدیث النفس ج 1 ص 78

ان دونوں احادیث صحیحہ کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دلوں کے خیالات اور وساوس کو نظر انداز کر رکھا ہے جب تک وہ زبان سے بول کر ان کو ادا نہ کرے یا ان عمل در آمد نہ کرے۔

اس حدیث نمبر 1 کے پہلے جملہ مالم تعمل اور حدیث نمبر 2 کے دوسرا جملہ ویعملوا اس حقیقت پر دلالت کر رہے ہیں کہ تحریری طلاق واقع ہوجاتی ہے اور اسی طرح پہلی حدیث کا

آخری جملہ او تتکلم اور دوسری حدیث کا پہلا جملہ مالم یتکلموا اس بات پر صاف صاف دلالت کررہے ہے کہ زبانی کلامی طلاق بھی بلاشبہ واقع ہو جاتی ہے ۔ شیخ الاسلام امام ابن حجر عسقلانی صحیح بخاری کی پہلی حدیث کے پہلے جملے مالم تعلم کی شرح میں دو ٹوک لکھتے ہیں :

إستدل بہ علی ان من کتب الطلاق طلقت إمرأتہ لأنہ عزم بقلبہ و عمل بکتابتہ وھو قول الجمھور ۔ (1) کتاب فتح الباری شرح صحیح البخاری ج 9 ص 324 وطبع دیگر 375 ۔ تحفہ الاحوذی شرح الترمذی ج 2 ص 215 و نیل الاوطار ج 6 ص 276 ۔ طبع 245

یہ حدیث دلیل ہے کہ تحریری طلاق واقع ہو جاتی ہے ۔جمہور علمائے امت کا یہی فتویٰ اور قول ہے ۔ ان دونوں احادیث صحیحہ قویہ معتبرہ غیر معللہ ولا شاذ سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ صورت مسؤلہ میں طلاق بلاشبہ واقع ہو چکی ہے اور اس میں کسی بھی مفتی کو ہرگز کوئی اختلاف نہیں ۔ مزید سنئے :

مشہور سکالر السید محمد سابق مصری ارقام فرماتے ہیں :

یقع الطلاق بکل ما یدل علی إنھاء العلاقۃ الزوجیۃ سواء کان ذلک باللفظ او بالکتابۃ الی الزوجۃ ام بالإشارۃ من الأخرس او بارسال الرسول وقال الشافعی الفاظ الطلاق الصریحۃ ثلاثۃ الطلاق والفراق السراح وھی الذکورۃ فی القرآن العظیم (2) فقہ السنۃ ج 2 ص 216.217 طبع مصر

کہ ہر گفتگو یا تحریر جو علاقہ زوجیت کے انقطاع پر دلالت کرنے والی ہو گی اس کے استعمال سے طلاق پڑ جائے گی ۔ خواہ زبانی کلامی ہی طلاق کا لفظ بولا جائے یا بیوی کے نام طلاق کی تحریر ہو یا طلاق کی مجلس میں گونگے شوہر کا اشارہ طلاق ہو یا بیوی کی طرف کا قاصد بھیجا جائے ۔ ان چاروں طریقوں میں سے جو طریقہ بھی استعمال کیا جائے طلاق واقع ہو جاتی ہے ۔

لہذا اس تحریر سے ثابت ہوا کہ طلاق تحریری ہو یا زبانی کلامی ہو بہر حال واقع ہو جاتی ہے ۔ پس صورت مسؤلہ میں بالاتفاق اور بلاشبہ طلاق واقع ہو چکی ہے اور اگر عدت گزر چکی ہے تو نکاح ٹوٹ چکا ہے ۔ یہ جواب بشرط صحت سوال تحریر کیا گیا ہے ۔ مفتی کسی قانونی سقم اور عدالتی کاروائی کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص789

محدث فتویٰ